سخنانِ منظم ومنظوم

آ گیا پھر ماہنامہ آپ تک
لایا ہے رشحاتِ خامہ آپ تک

پڑھیے پڑھیے جلد ہی پڑھیے حضور
تا کہ ذہن و دل کو حاصل ہو سرور

استفادہ کیجئے نظم و نثر سے
جائیے پھر کافی آگے نسر سے

نثر سے گر لیتے رہتے ہیں سبق
نظم سے بھی سیکھ لیں نظم و نسق

ہو رہا ہے کار اصلاح و رشاد
کس قدر ہے جود و احسان جواد

دین کا فرمان جاری ہو گیا
چشمۂ فیضان جاری ہو گیا

اب نہ کچھ بے تاب ہونا چاہئے
ہاں فقط سیراب ہونا چاہئے

عید کی ہے آمد آمد آج کل
ہے خیالِ یوم اسعد آج کل

عید کے آنے کی خوشیاں ہیں بہت
جس طرف دیکھو سوئیاں ہیں بہت

ہیں لباسِ فاخرہ ہر گھر میں آج
ہے نیا سودا ہر اک کے سر میں آج

رات دن وا ہے دکاں خیاط کی
محوِ وعدہ ہے زباں خیاط کی

شاد ہیں بچے تو خوش ہیں نوجواں
ہر طرف ہے عید کا ہر دن سماں

جائز و نا جائز و بے جا و جا　　ہو گئے مخلوط سب وا حسرتا
اس قدر خوشیوں میں جینا ہو گیا　　غم کا ہر احساس مردہ ہو گیا
عید کا مفہوم لیکن یہ نہیں　　جو بھی ہو معلوم لیکن یہ نہیں
عید ہے اللہ کی طاعت کا نام　　عید ہے مخلوق پر شفقت کا نام
عید ہے نشر و اشاعت دین کی　　عید ہے بے شک محبت دین کی
عید کب سے بے خودی کا کام ہے؟　　عید احساس خودی کا نام ہے
عید ہی ہے اصل میں قُرب الٰہ　　عید ہی کا نام ہے بُعد گناہ
عید ہے غم خوارئ ماتم کناں　　عید ہے ہمدردئ قلب تپاں
عید ہے مظلوم سے الفت کا نام　　عید ہے رنجور پر رحمت کا نام
عید ہے اطعام حزب بیوگاں　　عید ہے ایتام سے عشق عیاں
اپنے دشمن سے گلے ملنا ہے عید　　غنچۂ دل اس طرح کھلنا ہے عید
عید ہے اک مطلب انسانیت　　عید ہے اک منصب انسانیت
مرد، عورت اور جوان و پیر کو　　ہر کسی دلشاد اور دل گیر کو
عید کی پہچان بننا چاہئے　　عید سے انسان بننا چاہئے

(ادارہ)